غزل

مرتضیٰ صدیقی حیرت
سابق ڈائرکٹر فنانس سروسز اکیڈمی

دیدار طلب زبان خاموش — اس ضد میں ہوئے کلیم بے ہوش
ذرہ ہے نثار پرتو مہر! — کھولے ہوئے چشم و دل کی آغوش
الفت کی نگاہِ اوّلیں کا — عالم نہ ہوا کبھی فراموش
معلوم نہیں یہ حال کیا ہے — ہم ہوش میں ہیں نہ کچھ ہیں بے ہوش
وہ تیرِ ستم کہ خوں ہوا دل — یہ اپنا ادب کہ ہم ہیں خاموش
گزری ہے صبا ابھی اِدھر سے — خوشبوئے قبائے یار بردوش
ہے موسمِ برشگال ساقی! — ایسے میں تو محتسب ہو خاموش
ساقی کی نگاہ کا ہے ایما — کیوں رند نہ ہوں بلا کے مے نوش
یہ ابرِ کرم کا معجزہ ہے — خارِ غمِ دل ہوا ہے گلپوش
دنیا میں مسافرانہ رہیے — دل سوختہ اور خانہ بردوش

حیرت جو مقامِ آگہی ہے
عالم ہے وہ ماورائے صد ہوش